مولائے کریم نے کیا کرم سازی فرمائی؟ الحق کی ربع صدی کی پوری تاریخ اس کا منہ بولتا جواب ہے۔ معاملہ کچھ وہی ہے کہ؎

کعبہ را ہر دم تجلی می فزود
این ز اخلاصات ابراہیم بود

آپ نے کیا ستم ڈھایا کہ الحق سے پہلے دنوں کا تعلق یا دولایا بلاشبہ وہ کچھ اس قسم کا الفاظ کی دنیا میں نہ سمانے والا ایک تعلق تھا؎

خوشبو کی ایک موج سی دل کے قریب تھی
آغازِ عاشقی میں طبیعت عجیب تھی

بہرحال قلب کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ حق کا یہ فانوس اپنے روایتی اخلاص، پیہم اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ ہمیشہ روشن رہے اس کا ہر شمارہ اسلاف کی روایات کا امین حال کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور مستقبل کی افادیت کا حامل ہو؎

آمین آمین لا ارضیٰ بواحدۃ
حتیٰ اضم ابیسا الف آمینا

سال نو کے اولین شمارہ کا نقش آغاز اختصار، جامعیت اور ایک حدیث پاک کے حوالہ سے بیحد پسند آیا حسن رقم، حسن بیان اور حسن استناد کے تزاید کے لئے دست بدعا ہوں۔ اس حدیث پاک پر ایک اچھوتا مضمون ۱۵۔۲۰ سال قبل حضرت والا صاحب مدظلہ کے قلم حقیقت رقم سے بینات کراچی میں بھی شائع ہوچکا ہے اس موضوع پر اگر پھر کبھی لکھنے کی نوبت آئے تو اس مضمون کو مطالعہ میں لانا شاید فائدہ سے خالی نہ ہو۔

الحق کے اس شمارہ کے ایک اور مفصل مضمون نے مجھے بطورِ خاص صرف متاثر ہی نہیں کیا بلکہ صحیح معنوں میں میرا دل موہ لیا ہے۔ یہ مضمون ۹ سے ص ۹ تک جناب نور عالم خلیل امینی صاحب کے ہاتھ سے "عراقی جارحیت" پر لکھا ہوا ہے۔ میں نے اس مضمون کو بڑی دلچسپی سے پڑھا اور فاضل مقالہ نگار کو اس کے مطالعہ کے دوران ڈھیر ساری دعائیں دیں۔ یورپ کی مروجہ سیاست نے کچھ ایسا رنگ دکھایا کہ اچھے اچھے عالمانہ بلکہ عارفانہ شان رکھنے والے لوگ بھی اب صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ کی تفسیر سے عملی طور پر ناآشنا ہونے لگے۔ ملک و ملت کا جماعت کا اور اقوام عالم کا کوئی بھی مسئلہ کھڑا ہو تو اپنی سوچ اپنی فکر کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔

...یہاں ویسا احزاب اور گروپ بندیوں کے لحاظ سے جس خام خیال لیڈر کا کوئی نغمہ کوئی لہجہ پسند آیا۔ اپنا خیال اور اپنا نظریہ بھی بس وہی بن دیا اور کسی عاقبت اندیشی کے بغیر اپنا سارا وزن اس کے کھاتے میں ڈال دیا۔ ایسی صورت حال میں بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ؎

ناطقہ سربگریباں ہے اُسے کیا کہیئے
خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیئے

عراق نے جب کویت پر حملہ کیا اور اس سنگین تاریخی غلطی کے ردعمل کے طور پر جب امریکی فوج حرمین شریفین پہنچ گئی۔ تو بہت سے اصحاب فکر و دانش عراق اور ان کے ہم نواؤں کے تمام فکر و فریب دجل و تلبیس، شاطرانہ عیاریاں چالبازیاں اور کرتوت بھول گئے۔ انہیں یاد رہی تو صرف یہی بات کہ مکہ میں امریکہ پہنچ گیا۔

میرے پاس بھی پنجاب سے بعض اہم دوستوں (جن کا شمار اہم علمی اور عوامی شخصیات میں ہوتا ہے) کے خطوط جو آئے تو ان میں سعودی عرب کو خوب لتاڑا گیا۔ ضد، تعصب اور عناد و جہالت کا تو کوئی علاج نہیں۔ لیکن میرے خیال میں غیر جانب دار، دیندار اور ارباب علم و بصیرت کا طبقہ اگر الحق میں شائع شدہ امینی صاحب کا یہ مضمون فرصت کے اوقات میں پڑھ لے تو عراق، کویت کے مسئلے میں معاندین کے ڈالے گئے تمام کانٹے انشاء اللہ نکل جائیں گے سعودی پر وارد تمام اعتراضات کے خس و خاشاک اس مضمون کے سلسبیل سے بہہ جائیں گے۔ کیا بہتر ہو کہ کوئی ادارہ، یا صاحب وسعت فرد یا خود مؤتمر المصنفین اس مضمون کو عمدہ کتابت، بہترین طباعت اور پوری سلیقہ مندی کے ساتھ جناب مدیر الحق کے وقیع جامع اور مختصر پیش لفظ سے کتابی شکل میں شائع فرما دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی اور بہت سے منصف مزاج اور غیر متعصب لوگ عراق کویت مسئلہ پر صحیح نقطہ نظر اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ دیکھئے اس مضمون کی کتابی شکل کی سعادت کس ادارہ یا کس فرد کے قسمت میں آتی ہے ؎

گوئے میدان سعادت درمیاں افگندہ اند
کس نمی داں در نمی آید سواراں را چہ شد

قاضی عبدالحلیم کلاچوی، سابق استاد و نائب مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مطبوعہ مضامین اور قارئین کے تاثرات

جناب نور عالم خلیل امینی صاحب کا عراق جارحیت سے متعلق مفصل مدلل اور معلوماتی حقائق پر مبنی ایک قابل قدر تاثراتی تجزیاتی رپورٹ شائع کرنے پر ہدیۂ تبریک قبول فرماویں۔ (عبدالرحمٰن اچکزئی)

○ ماہنامہ الحق اکتوبر میں تبلیغی جماعت کے بارہ میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے اظہار خیال کرتے ہوئے اس کے روشن اور کمزور پہلو پر بحث کر کے دونوں پہلو کو واضح کر دیا ہے چونکہ آپ مخلصانہ طور پر بحث کرتے ہیں تو اس میں کوئی پہلو تشنہ نہیں ہوتا۔ اس دور میں کسی جماعت کے بارہ میں صدفی صد دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جماعت حقانیت کا مجسمہ ہے